سورة التوبه

تعارف

آیات ۱ - ۴

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖۤ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ؕ ۱
فَسِيْحُوْا فِى الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِى اللّٰهِ ۙ وَاَنَّ
اللّٰهَ مُخْزِى الْكٰفِرِيْنَ ۲
وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖۤ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِىْٓءٌ
مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ ۵ وَرَسُوْلُهٗ ؕ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ
فَاعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِى اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ
اَلِيْمٍ ۙ ۳
اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْــًٔا وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا
عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْۤا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
الْمُتَّقِيْنَ ۴

سورة التوبہ

- **سورت کے نام** - اس سورت کے کئ نام، تفاسیر میں اس سورت کے ۱۴ کے قریب نام آئے ہیں جو اس کی مختلف خصوصیات کی بنا پر دیئے گئے ہیں
  - براءۃ، العذاب، الفَاضِحَۃ، المُشَردۃ، المقشقشۃ، الحافرۃ، الکاشفۃ
- **براءۃ**- اس کا ایک معروف نام -اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے مشرکین سے اظہارِ بیزاری فرمایا ہے، تمام معاہدات کے ختم کرنے کا اعلان کیا گیا ہے، ان کے جان ومال اور عزت کی حفاظت کی ذمہ داری سے دستبرداری کا اعلان کردیا ہے، اس لیے اسے "**سورۃ البراءۃ**" کہا گیا ہے
- **التوبۃ** کا نام شاید اس لیے دیا گیا ہے کہ ان میں چند مخلص مسلمانوں کی توبہ کی قبولیت کا ذکر ہے جنھوں نے محض تساہل کی وجہ سے جنگ تبوک میں شرکت نہیں کی تھی

سورة التوبہ

بسم اللہ نہ لکھنے کی وجہ

- قرآن کی واحد سورت جس کے شروع میں بسم اللہ نہیں لکھی گئی
- اس سلسلے میں علماء و مفسرین کے متعدد اقوال
- سورت کے نزول کے وقت جب آپ ﷺ نے اس سورت کو لکھوایا تو بسم اللہ نہیں لکھوائی (قرآن کی دوسری تمام سورتوں کے بر عکس)- یہی وجہ سب سے مستند وجہ ہے
- حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نے حضرت علیؓ سے نقل کیا ہے کہ سورة براءۃ کے شروع میں بسم اللہ نہ لکھنے کی وجہ یہ ہے کہ بسم اللہ.. امان ہے اور سورة براءۃ میں کفار کی امان اور عہد و پیمان کو ختم کیا گیا ہے۔
- لأنّ بسم الله للأمان والرحمة، ونُزلت براءةً لرفع الأمان بالسيف

سورۃ التوبہ

بسم اللہ کا نہ لکھنا ۔ اس سورت کی تلاوت کیسے کی جائے؟

- فقہاء کے نزدیک :
- جو شخص اوپر سے سورۃ انفال کی تلاوت کرتا آیا ہو اور سورۃ توبہ شروع کر رہا ہو وہ بسم اللہ نہ پڑھے
- جو شخص اسی سورت کے شروع یا درمیان سے اپنی تلاوت شروع کر رہا ہے اس کو چاہیے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر شروع کرے
- کچھ لوگ بسم اللہ کی جگہ پر شروع میں اعوذ باللہ من النار پڑھتے ہیں ۔ یہ بھی صحیح نہیں اس کا بھی کوئی ثبوت آپ ﷺ اور صحابہ کرام سے نہیں ملتا

سورة التوبه

نزول

- یہ سورۃ ۸ ھ اور ۹ ھ کے دوران مختلف مواقع پر مختلف اجزاء کی شکل میں نازل ہوئی۔ (مختلف پس منظر کے کئی خطبات مختلف اوقات میں نازل ہوئے)

1. ۸ ھ میں جب مشرکین نے حدیبیہ کے معاہدہ کو توڑ دیا تو آیات ۱۳ تا ۲۴
2. رجب ۹ ھ سے کچھ پہلے (غزوہ تبوک سے ذرا پہلے) آیات ۲۹ تا ۳۵ اور اس غزوہ تیاری کے سلسلہ میں آیات ۳۸ تا ۴۱ نازل ہوئیں
3. تبوک سے واپسی پر آیات ۴۱ تا ۱۲۷ نازل ہوئیں
4. ذی قعدہ ۹ ھ میں جب آپؐ نے ابو بکرؓ کو امیر بنا کر حج کے لیے روانہ کیا تو آیات ۱ تا ۱۲ اور ۲۵ تا ۲۸ اور ۳۶، ۳۷ نازل ہوئیں
5. بعد میں علیؓ کو پیچھے بھیجا کہ وہ آیات ۱-۳۷ میں اہم اعلانات پڑھ کر سنائیں

سورۃ التوبہ

مرکزی مضمون

- جب اسلام اپنی انقلابی جد و جہد کے آخری مرحلہ میں داخل ہوا تو جس رہنمائی کی ضرورت تھی وہ رہنمائی کا سامان اس سورت میں
- اس کا مضمون جہاد ہے سورۃ انفال کی طرح۔ جس کا نقطہ آغاز غزوہ بدر سے ہوا لیکن اس کا نقطہ عروج فتح مکہ اور غزوہ تبوک جو سورۃ توبہ کا عنوان ہے۔

سورة التوبه

مستشرقین کے اس سورت پر اعتراضات

آیت نمبر ۵ " جب حرام مہینے گزر جائیں تو مشرکین کو قتل کرو جہاں پاؤ اور انہیں پکڑو اور گھیرو اور ہر گھات میں اُن کی خبر لینے کے لیے بیٹھو پھر اگر وہ توبہ کر لیں ...."

اسلام (قرآن) قتل و غارت کی تعلیم دیتا ہے

- آیت نمبر ۲۸ " اے ایمان والو! مشرکین تو سراپا نجاست ہیں سو وہ اپنے اس سال کے بعد (یعنی فتحِ مکہ کے بعد 9 ھ سے) مسجدِ حرام کے قریب نہ آنے پائیں"

غیر مسلموں کا داخلہ حرم کعبہ میں ممنوع کیوں؟

- آیت نمبر ۲۹ " جنگ کرو اہل کتاب میں سے اُن لوگوں کے خلاف جو اللہ اور روز آخر پر ایمان نہیں لاتے..... یہاں تک کہ وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں

قرآن اہل کتاب سے جنگ کرنے کا حکم دیتا ہے اور ان پر جزیہ عائد کرتا ہے

سورة التوبہ

مستشرقین کے اس سورت پر اعتراضات

- آیت نمبر ۳۱ " ان (اہل کتاب) نے اپنے علماء اور درویشوں کو اللہ کے سوا اپنا رب بنا لیا ہے... " اہل کتاب پر الزام کہ انہوں نے اپنے علماء کو اپنا رب بنالیا
- آیت نمبر ۱۱۳ " نبی ﷺ کو اور اُن لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں، زیبا نہیں ہے کہ مشرکوں کے لیے مغفرت کی دعا کریں، چاہے وہ ان کے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں...."

قرآن مسلمانوں کو غیر مسلموں کے لیئے دعا کرنے سے روکتا ہے

ان تمام اعتراضات پر بحث ان آیات کے ذیل میں ہو گی

سورة التوبہ

تفسیر کے اعتبار سے مفسرین نے کیوں اس سورت کو ایک مشکل سورت قرار دیا ہے ؟

- اس سورت میں نازل شدہ مختلف خطبوں کا مختلف پسِ منظر ہے اگر اس پس منظر اور اس وقت کے حالات کو صحیح تناظر میں نہ رکھا جائے تو مختلف آیات کی تاویل میں مشکل پیش آئے گی
- ان خطبات کو مصحف میں ان کی نازل شدہ ترتیب میں نہیں بلکہ متفرق طور پر ایک خاص حکمت کے تحت رکھا گیا ہے
- اسلام کے تکمیلی مرحلے کے احکامات، آپ ﷺ کی نبوت اور فرائضِ منصبی کو سمجھے بغیر تاویل میں مشکلات ہیں
- اس سورت میں مشرکین (غیر مسلم) کے مصداق کون سے مشرکین؟

سورة التوبه

سورت توبہ اور آپ ﷺ کی بعثت

- آپ ﷺ سے قبل ہر پیغمبر کو ایک خاص علاقے اور خاص قوم کی طرف مبعوث کیا گیا۔ مگر آپ ﷺ اپنی قوم (بنو اسماعیل) کی طرف بھی رسول بن کر آئے اور قیامت تک کے لیے پوری دنیا کے تمام انسانوں کی طرف بھی
- آپ ﷺ کا شرف کہ آپؐ کو دو بعثتوں کے ساتھ مبعوث فرمایا گیا
- ایک بعثت خصوصی اور دوسری بعثت عمومی
- آپ ﷺ کی بعثت کے ان دونوں پہلوؤں کے حوالے سے سورۃ التوبہ کی آیات میں بھی ایک تقسیم موجود ہے جو یہ سورت کے متعلقہ مضامین کو سمجھنے میں معاون ہو گی

سورۃ التوبہ

- **حضور ﷺ کی بعثتِ خصوصی** : آپ ﷺ کی خصوصی بعثت مشرکین عرب یا بنو اسماعیل کی طرف تھی۔ آپ ﷺ کا تعلق بھی اسی قوم سے تھا اور آپ ﷺ نے ان لوگوں کے اندر رہ کر، خود ان کی زبان میں، اللہ کا پیغام ان تک پہنچا دیا اور ان پر آخری حد تک اتمام حجت بھی کر دیا
- اس قوم (بنو اسماعیل) پر اللہ کے قانونِ اتمام حجت کا اطلاق اس طرح جس طرح تمام رسولوں کی قوموں پر کیا گیا - (اللہ کے قانونِ اتمام حجت کیا ہے؟)
- (جب کسی قوم کی طرف کوئی رسول بھیجا جائے اور وہ رسول اپنی دعوت کے سلسلے میں اس قوم پر اتمام حجت کر دے، پھر اگر وہ قوم اپنے رسول کی دعوت کو رد کر دے تو اس پر عذاب استیصال مسلط کردیا جاتا ہے)
- اس سورت کے بہت سے احکامات کا تعلق اس قانون سے متعلق ہے

سورۃ التوبہ

اللہ کے قانونِ اتمامِ حجت

- مشرکین عرب پر عذاب استیصال کی نوعیت ان حالات کے پیش نظر پہلی قوموں کے مقابلے میں مختلف نظر آتی ہے
- اس عذاب کی پہلی قسط غزوۂ بدر میں مشرکین مکہ کی ہزیمت و شکست کی صورت میں سامنے آئی
- دوسری اور آخری قسط کا ذکر اس سورت کے آغاز میں کیا گیا ہے

اپنی بعثت خصوصی کے حوالے سے حضور ﷺ نے جزیرہ نمائے عرب میں دین کو غالب کر دیا، اور وہاں آپ ﷺ کی حیات مبارکہ ہی میں اقامت دین کا عملی نقشہ اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ جلوہ گر ہو گیا

سورة التوبہ

حضور ﷺ کی بعثتِ عمومی : آپ ﷺ کی بعثت عمومی پوری انسانیت کی طرف قیامت تک کے لیے ، اس سلسلے میں دعوت کا آغاز آپ ﷺ نے صلح حدیبیہ (۶ ہجری) کے بعد فرمایا

- اس سے پہلے آپ ﷺ نے کوئی مبلغ یا داعی عرب سے باہر نہیں بھیجا
- صلحِ حدیبیہ میں جب قریشِ مکہ نے آپؐ کو ایک فریقِ ثانی تسلیم کرکے صلح کا معاہدہ کیا (جس کو اللہ نے " فتح مبین " قرار دیا) تو آپ ﷺ نے اپنی بعثت عمومی کے تحت دعوت کا آغاز کرتے ہوئے عرب سے باہر مختلف سلاطین و امراء کی طرف خطوط بھیجنے شروع کردیے۔
- ان میں قیصر روم ، ایران کے بادشاہ کسریٰ ، مصر کے بادشاہ مقوقس اور حبشہ کے فرمانروا نجاشی کو خطوط شامل ہیں

سورة التوبہ

حضور ﷺ کی بعثتِ عمومی :

- انہی خطوط کے ردِّ عمل کے طور پر سلطنت روما کے ساتھ مسلمانوں کے ٹکراؤ کا آغاز ہوا' جس کا نتیجہ نبی اکرم ﷺ کی حیات طیبہ ہی میں جنگ مُوتہ اور غزوۂ تبوک کی صورت میں نکلا
- آپ ﷺ کی جس کی دعوت کا آغاز آپ ﷺ کی زندگی مبارک ہی میں ہوگیا تھا' اور پھر خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر آپ ﷺ نے واضح طور پر یہ فریضہ امت کے ہر فرد کی طرف منتقل فرمادیا
- چناچہ اب تا قیام قیامت آپ ﷺ پر ایمان رکھنے والا ہر مسلمان دعوت و تبلیغ اور اقامت دین کے لیے محنت و کوشش کا مکلّف ہے۔

سورة التوبہ

سورت کے مضامین و موضوعات: یہ سورت دو حصوں پر مشتمل ہے جس میں تین خطبے

1. پہلا حصہ — دو خطبوں پر مشتمل

- **پہلا خطبہ**: پہلا خطبہ دوسرے اور تیسرے رکوع پر مشتمل، یہ فتح مکہ (۸ ھ) سے پہلے نازل ہوا۔ مسلمانوں کو فتح مکہ کے لیے نکلنے پر آمادہ کیا گیا (پس منظر)
- **دوسرا خطبہ**: یہ خطبہ پہلے، چوتھے اور پانچویں رکوع پر مشتمل ہے اور یہ ذوالقعدہ ۹ ہجری کے بعد نازل ہوا۔
- اس میں سے پہلی چھ آیات کو مقدم کر کے سورت کے آغاز میں لایا گیا، یہ وہی آیات ہیں جن کے ساتھ حضور ﷺ نے حضرت علیؓ کو قافلۂ حج کے پیچھے بھیجا تھا (اس کی تفصیل)

سورۃ التوبہ

- حضرت علیؓ کے اعلان میں - مشرکین کے ساتھ ہر قسم کے معاہدے سے اعلان براءت کر دیا گیا اور یہ واضح کر دیا گیا کہ آئندہ کوئی مشرک حج کے لیے نہ آئے۔ مشرکین عرب کے لیے چار ماہ کی مہلت کا اعلان کیا گیا کہ اس مہلت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ ایمان لانا چاہیں تو لے آئیں، ورنہ ان کا قتل عام ہوگا
- یہ احکامات دراصل اس عذاب استیصال کے قائم مقام ہیں جو قوم نوحؑ، قوم ہودؑ، قوم صالحؑ، قوم شعیبؑ، قوم لوطؑ اور آل فرعون پر آیا تھا۔ ان تمام قوموں پر عذاب استیصال اللہ کے اسی اٹل قانون کے تحت آیا تھا
- دوسری اور آخری قسط کے طور پر اب انہیں الٹی میٹم دے دیا گیا کہ تمہارے پاس سوچنے اور فیصلہ کرنے کے لیے صرف چار ماہ ہیں۔ اس مدت میں ایمان لانا چاہو تو لے آؤ ورنہ قتل کر دیے جاؤ گے۔ اس حکم کے اندر انکے لیے یہ آپشن خود بخود موجود تھا کہ وہ چاہیں تو جزیرہ نمائے عرب سے باہر بھی جا سکتے ہیں

سورۃ التوبہ

ایک ممکنہ سوال: آیات کی موجودہ ترتیب خطبات کی زمانی ترتیب کے بر عکس ہے

جو خطبہ پہلے (۸ ھ میں) نازل ہوا وہ سورت میں دوسرے رکوع سے شروع ہو رہا ہے ' جبکہ بعد (۹ھ) میں نازل ہونے والی آیات کو مقدم کر کے ان سے سورت کا آغاز کیا گیا ہے۔ پھر یہ دوسرا خطبہ بھی آیات کی ترتیب کے باعث دو حصوں میں تقسیم ہوگیا ہے۔ اس کی ابتدائی چھ آیات پہلے رکوع میں آگئی ہیں ' جبکہ بقیہ آیات چوتھے اور پانچویں رکوع میں ہیں

- ترتیب آیات میں اس پیچیدگی کی وجہ قرآن کا وہ خاص اسلوب ہے جس کے تحت کسی انتہائی اہم بات کو موضوع کی منطقی اور روایتی ترتیب میں سے نکال کر شہ سرخی (head line) کے طور پر پہلے بیان کر دیا جاتا ہے
- قرآن میں اس کی کئی مثالیں موجود ہیں (مثلاً سورۃ الانفال میں انفال کا مسئلہ)

سورة التوبه

2. دوسرا حصہ — ایک خطبے پر مشتمل

- تیسرا خطبہ: چھٹے رکوع سے لے کر آخر تک گیارہ رکوعوں پر مشتمل ہے اور اس کا تعلق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت عمومی سے ہے۔ اس لیے کہ اس حصے کا مرکزی موضوع غزوۂ تبوک ہے
- غزوۂ تبوک ایک تمہید - اس جدوجہد کی جس کا آغاز اقامت دین کے سلسلے میں جزیرہ نمائے عرب سے باہر بین الاقوامی سطح پر ہونے والا تھا
  - پہلے ۴ رکوع غزوۂ تبوک کیلئے مسلمانوں کو ذہنی طور پر تیار کرنے سے متعلق
  - کچھ آیات تبوک جاتے ہوئے نازل ہوئیں
  - آیات ۴۱ تا ۱۲۷ تبوک سے واپسی پر نازل ہوئیں

سورة التوبہ

1. عرب سے شرک کو بالکل مٹا دیا جائے۔
2. خانہ کعبہ کا انتظام اہل ایمان کے ہاتھ میں دیا جائے۔
3. عربی تمدنی زندگی کی تمام رسومات کو ختم کر دیا جائے۔
4. اسلام کا مشن عرب سے باہر پھیلایا جائے۔ جس میں سب سے پہلے روم اور ایران کی بڑی سلطنتیں تھیں ان کو اپنا تابع بنا کر ان کو اسلامی اقتدار کا مطیع بنا لیں تاکہ گمراہیوں کا قلع قمع کیا جاسکے۔
5. منافقین کے ساتھ سختی سے نمٹا جائے تاکہ یہ اندرونی خطرہ ختم ہو جائے۔
6. سچے مسلمان جو ابھی تک کمزور یا کم ہمت ثابت ہو رہے تھے ان کا علاج کیا جائے اور ان کو تیار کیا جائے کہ وہ اسلام کے لیے جان ومال، محنت اور ہمت سے جی نہ چرائیں بلکہ بے دریغ عمل کے میدان میں کود پڑیں

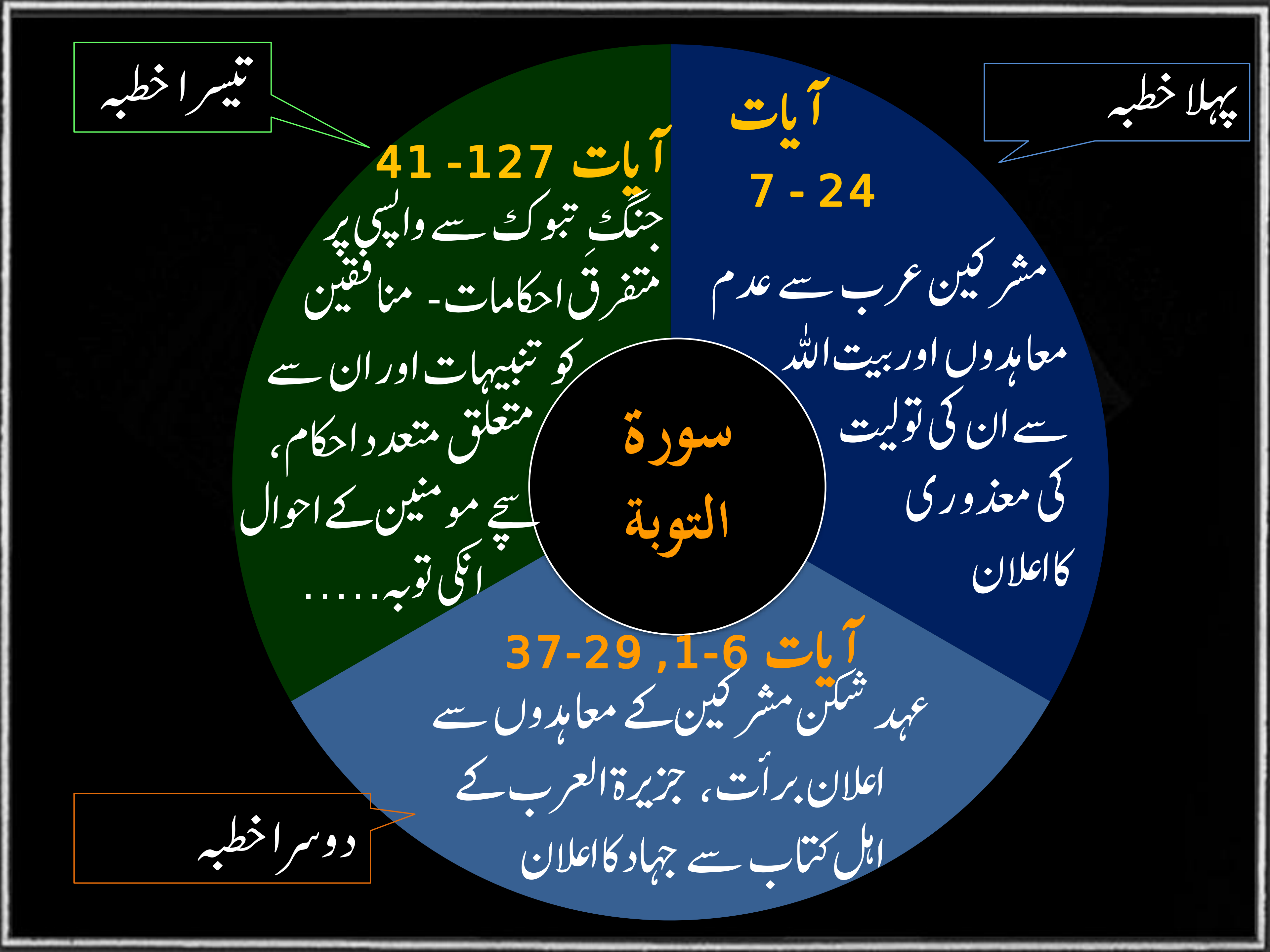

پہلا خطبہ
آیات
7 - 24
مشرکین عرب سے عدم معاہدوں اور بیت اللہ سے ان کی تولیت کی معذوری کا اعلان
دوسرا خطبہ
آیات 1-6, 29-37
عہد شکن مشرکین کے معاہدوں سے اعلان برأت، جزیرۃ العرب کے اہل کتاب سے جہاد کا اعلان
تیسرا خطبہ
آیات 41 -127
جنگِ تبوک سے واپسی پر متفرق احکامات- منافقین کو تنبیہات اور ان سے متعلق متعدد احکام، سچے مومنین کے احوال انکی توبہ......
سورۃ التوبۃ

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوۡلِهٖۤ اِلَى الَّذِيۡنَ عٰهَدْتُّمۡ مِّنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ؕ ①

بَرَآءَةٌ - براءت ہے [(یہ اعلان) براءت ہے] (ب ر أ)

○ بَرِئَ يَبرأُ ، بَرْءًا و وبَراءةً... بری ہونا، چھٹکارا پانا، الگ ہونا

○ اردو میں : بری، بری الذمہ، برأت، بریت، مبرا

مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوۡلِهٖۤ - اللہ کی طرف سے اور اس کے رسول کی طرف سے

اِلَى الَّذِيۡنَ - ان لوگوں کے لیے جن سے

عٰهَدْتُّمۡ - تم لوگوں نے معاہدہ کیا

مِّنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ - مشرکوں میں سے

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوۡلِهٖۤ اِلَى الَّذِيۡنَ عٰهَدْتُّمۡ مِّنَ
الۡمُشۡرِكِيۡنَ ؕ ١

اعلان براءت ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اُن
مشرکین کو جن سے تم نے معاہدے کیے تھے

A (declaration) of immunity from Allah and His Messenger, to those of the Pagans with whom ye have contracted mutual alliances

محمد اقبال

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝۱

○ ۹ھ میں آپ ﷺ حج پر نہیں گئے ابو بکرؓ کو امیر حج بنا کر بھیجا

○ ان کے پیچھے جب یہ حکم نازل ہوا تو آپ ﷺ نے علیؓ کو اس ہدایت کے ساتھ بھیجا کہ حاجیوں کے مجمع عام میں اسے سنانے کے بعد حسب ذیل چار باتوں کا اعلان بھی کر دیں:

(1) جنت میں کوئی ایسا شخص داخل نہ ہوگا جو دین اسلام کو قبول کرنے سے انکار کر دے۔

(2) اس سال کے بعد کوئی مشرک حج کے لیے نہ آئے۔

(3) بیت اللہ کے گرد برہنہ طواف کرنا ممنوع ہے۔

(4) جن لوگوں کے ساتھ رسول اللہ کا معاہدہ باقی ہے، یعنی جو نقض عہد کے مرتکب نہیں ہوئے ہیں، ان کے ساتھ مدت معاہدہ تک وفا کی جائے گی

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖۤ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ؕ ①

- معاہدات کی منسوخی
- سورۃ انفال آیت ۵۸ میں - جب تمہیں کسی قوم سے خیانت (نقض عہد اور غدّاری) کا اندیشہ ہو تو علی الاعلان ان کا معاہدہ اس کی طرف پھینک دو اور اسے خبردار کردو کہ اب ہمارا تم سے کوئی معاہدہ باقی نہیں ہے
- معاہدات کی منسوخی کا یہ اعلان عام ان تمام قبائل کے خلاف کیا گیا جو عہد و پیمان کے باوجود ہمیشہ اسلام کے خلاف سازشیں کرتے رہے تھے، اور موقع پاتے ہی پاس عہد کو بالائے طاق رکھ کر دشمنی پر اتر آتے تھے۔
- اس اعلان براءت سے عرب میں شرک اور مشرکین کا وجود گویا عملاً خلاف قانون (Outlaw) ہو گیا اور ان کے لیے سارے ملک میں کوئی جائے پناہ نہ رہی

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۭ ①

- یہ وہ لوگ تھے جو اپنی جگہ اس بات کے منتظر تھے کہ روم و فارس کی طرف سے اسلامی سلطنت کو جب کوئی خطرہ لاحق ہو، یا نبی ﷺ وفات پا جائیں تو یکا یک نقض عہد کرکے ملک میں خانہ جنگی برپا کردیں
- لیکن اللہ اور اس کے رسولؐ نے یہ وقت آنے سے پہلے ہی بساط ان پر الٹ دی اور اعلان براءت سے اس کے سوا کوئی چارہ کار باقی نہ رہنے دیا کہ یا تو لڑنے پر تیار ہو جائیں اور اسلامی طاقت سے ٹکرا کر صفحہ ہستی سے مٹ جائیں، یا ملک چھوڑ کر نکل جائیں، یا پھر اسلام قبول کرکے اپنے آپ کو اور اپنے علاقہ کو اس نظم و ضبط کی گرفت میں دے دیں
- اس عظیم الشان تدبیر کی پوری حکمت اسی وقت سمجھ میں آسکتی ہے جبکہ ہم اس فتنہ ارتداد کو نظر میں رکھیں جو اس واقعہ کے ڈیڑھ سال بعد ہی نبی ﷺ کی وفات پر ملک کے مختلف گوشوں میں برپا ہوا اور جس نے اسلام کی عمارت کو ہلا کے رکھ دیا

فَسِيۡحُوۡا فِى الۡاَرۡضِ اَرۡبَعَةَ اَشۡهُرٍ وَّاعۡلَمُوۡۤا اَنَّكُمۡ غَيۡرُ مُعۡجِزِى اللّٰهِ‌ ۙ

فَسِيۡحُوۡا - پس چل پھر لو

سَاحَ يَسِيحُ ، سَيْحًا و سِياحةً سیاحت کرنا، گھومنا پھرنا، چلنا پھرنا

- اردو میں : سیاح، سیاحت، سیاحی

فِى الۡاَرۡضِ - زمین میں

اَرۡبَعَةَ اَشۡهُرٍ - چار مہینے

وَّاعۡلَمُوۡۤا - اور جان لو

اَنَّكُمۡ - کہ تم لوگ

غَيۡرُ مُعۡجِزِى اللّٰهِ - اللہ کو عاجز کرنے والے نہیں ہو

وَ اَنَّ اللّٰهَ مُخۡزِی الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۲﴾

وَ اَنَّ اللّٰهَ - اور یہ کہ اللہ

مُخۡزِی - رسوا کرنے والا ہے

- خزِيَ يَخزَى: رسوا ہونا۔ خواہ وہ رسوائی انسان کو خود اس کی ذات سے
- اس لفظ کی مناسبت سے اس سورت کا نام المُخْزِيةُ بھی ہے

الۡكٰفِرِيۡنَ - کافروں کو

فَسِيْحُوْا فِى الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ
مُعْجِزِى اللّٰهِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِى الْكٰفِرِيْنَ ۝٢

پس تم لوگ ملک میں چار مہینے اور چل پھر لو اور جان رکھو
کہ تم اللہ کو عاجز کرنے والے نہیں ہو، اور یہ کہ اللہ
منکرین حق کو رسوا کرنے والا ہے

Go you, then, for four months, backwards and forwards, (as you will), throughout the land, but know ye that ye cannot frustrate Allah (by your falsehood) but that Allah will cover with shame those who reject Him

محمد اقبال

فَسِيۡحُوۡا فِى الۡاَرۡضِ اَرۡبَعَةَ اَشۡهُرٍ وَّاعۡلَمُوۡۤا اَنَّكُمۡ غَيۡرُ مُعۡجِزِى اللّٰهِ‌ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخۡزِى الۡكٰفِرِيۡنَ

- یہ اعلان ۱۰ ذی الحجہ سن ۹ ھجری کو ہوا تھا۔ اس وقت ۱۰ ربیع الثانی سن ۱۰ ھجری تک چار مہینہ کی مہلت ان لوگوں کو دی گئی کہ اس دوران میں اپنی پوزیشن پر اچھی طرح غور کرلیں۔ لڑنا ہو تو لڑائی کے لیے تیار ہو جائیں، ملک چھوڑنا ہو تو اپنی جائے پناہ تلاش کرلیں، اسلام قبول کرنا ہو تو سوچ سمجھ کر قبول کرلیں۔
- چونکہ اسلامی نظام زندگی میں عدل اور ایفائے عہد کو خصوصی اہمیت حاصل ہے اس لئے جزیرہ عرب کے لیے آخری علان کرنے سے پہلے ان تمام معاہدات سے دستبرداری کا اعلان فرمایا تا کہ کوئی شخص یہ نہ کہہ سکے کہ اسلام نے نقض عہد کا ارتکاب کیا ہے۔

وَ اَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ

وَ اَذَانٌ - اور (یہ) اعلان ہے

- أذِنَ يَأذَن ، أَذَنًا اجازت دینا یا لینا، اعلان کرنا

مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖٓ - اللہ کی طرف سے اور اس کے رسول کی طرف سے

اِلَى النَّاسِ - لوگوں کے لیے

يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ - بڑے حج کے دن

- حج اکبر کی اصطلاح ۔ ذوالحجہ کی مقررہ تاریخوں میں جو حج کیا جاتا ہے۔ اسے حج اکبر کہتے ہیں اور عمرے کو حج اصغر کہتے ہیں

اَنَّ اللّٰهَ بَرِیۡٓءٌ مِّنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ۙ وَ رَسُوۡلُهٗ ؕ فَاِنۡ تُبۡتُمۡ فَهُوَ خَيۡرٌ لَّكُمۡ

اَنَّ اللّٰهَ - کہ اللہ تعالیٰ

بَرِیۡٓءٌ - بری الذمہ ہے

مِّنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ - مشرکوں سے

وَ رَسُوۡلُهٗ - اور اس کے رسول (بھی)

فَاِنۡ تُبۡتُمۡ - تو اگر تم توبہ کرلو

فَهُوَ خَيۡرٌ - تو یہ بہتر ہے

لَّكُمۡ - تمہارے لئے

وَاِنۡ تَوَلَّيۡتُمۡ فَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّكُمۡ غَيۡرُ مُعۡجِزِى اللّٰهِ‌ؕ وَبَشِّرِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِعَذَابٍ اَلِيۡمٍۙ

وَاِنۡ تَوَلَّيۡتُمۡ - اور اگر تم لوگوں نے منہ موڑا

فَاعۡلَمُوۡۤا - تو جان لو

اَنَّكُمۡ - کہ تم لوگ

غَيۡرُ مُعۡجِزِى اللّٰهِ - اللہ کو عاجز کرنے والے نہیں ہو

وَبَشِّرِ الَّذِيۡنَ - اور خوشخبری دے دیں ان لوگوں کو جنہوں نے

كَفَرُوۡا - کفر کیا

بِعَذَابٍ اَلِيۡمٍ - ایک دردناک عذاب کی

وَ اَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖۤ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ
الْمُشْرِكِيْنَ ۙ۬ وَ رَسُوْلُهٗ ؕ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْۤا
اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِی اللّٰهِ ؕ وَ بَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ ٣

اطلاع عام ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے حج اکبر کے دن
تمام لوگوں کے لیے کہ اللہ مشرکین سے بری الذمہ ہے اور اُس کا
رسول بھی اب اگر تم لوگ توبہ کر لو تو تمہارے ہی لیے بہتر ہے اور
جو منہ پھیرتے ہو تو خوب سمجھ لو کہ تم اللہ کو عاجز کرنے والے نہیں
ہو اور اے نبیؐ، انکار کرنے والوں کو سخت عذاب کی خوشخبری سنا دو

محمد اقبال

وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖۤ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ
بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ۬ وَرَسُوْلُهٗ ؕ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَ
اِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِی اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ ۳

And an announcement from Allah and His Messenger, to the people (assembled) on the day of the Great Pilgrimage,- that Allah and His Messenger dissolve (treaty) obligations with the Pagans. If then, ye repent, it were best for you; but if ye turn away, know ye that ye cannot frustrate Allah. And proclaim a grievous penalty to those who reject Faith.

محمد اقبال

وَ اَذَانٌ مِّنَ اللهِ وَ رَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ.....

- اگر کسی سال یوم عرفہ جمعہ کے روز ہو تو اکثر لوگ اسے حج اکبر کہتے ہیں، یہ صحیح نہیں
- حج اگر جمعہ کے روز ہو تو عرب اسے اجتماع سعدین کہتے ہیں اور اس کا احترام کرتے ہیں۔ کسی سال اگر عید جمعہ کے دن ہو تو اسے بھی اجتماع سعدین کہتے ہیں اور اس کی فضیلت کے بھی قائل ہیں
- حدیث صحیح میں آیا ہے کہ حجۃ الوداع میں نبی ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے حاضرین سے پوچھا یہ کونسا دن ہے؟ لوگوں نے عرض کیا یوم النحر ہے۔ فرمایا هٰذا یوم الحج الاکبر۔ "یہ حج اکبر کا دن ہے"
- حج کے لیے جزیرہ نمائے عرب کے تمام اطراف سے لوگ آئے ہوئے تھے، لہٰذا اس موقع پر اعلان کرنے سے گویا عرب کے تمام لوگوں کے لیے اعلان عام ہو گیا کہ اب اللہ اور اس کا رسول ﷺ مشرکین سے بری الذمہ ہیں اور ان کے ساتھ کسی بھی قسم کا کوئی معاہدہ نہیں رہا

إِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْـًٔا وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ

إِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ - سوائے ان کے جن سے تم نے معاہدہ کیا

مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ - مشرکوں میں سے

ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ - پھر نہیں کی کمی تم سے (ن ق ص)

○ نقَصَ يَنقُصُ ، نَقْصًا ونُقصانًا کم ہونا، گھٹنا، کم کرنا، گھٹانا

شَيْـًٔا - کچھ بھی

وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا - اور نہیں کی انہوں نے مدد

عَلَيْكُمْ اَحَدًا - تمہارے خلاف کسی ایک کی بھی

فَاَتِمُّوۡۤا اِلَیۡهِمۡ عَهۡدَهُمۡ اِلٰی مُدَّتِهِمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۴﴾

فَاَتِمُّوۡۤا - تو پورا کرو

- تَمَّ یَتِمُّ ، تَمًّا و تَمَامًا پورا کرنا ، کسی کام کی تکمیل کرنا
- اردو میں : تمام ، اتمام ، تام ، تمت

اِلَیۡهِمۡ - ان سے

عَهۡدَهُمۡ - ان کے عہد کو

اِلٰی مُدَّتِهِمۡ - ان کی مدت تک

اِنَّ اللّٰهَ - بیشک اللہ

یُحِبُّ الۡمُتَّقِیۡنَ - پسند کرتا ہے پرہیزگاروں کو

اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْـًٔا
وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْٓا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى
مُدَّتِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۴﴾

جز اُن مشرکین کے جن سے تم نے معاہدے کیے پھر انہوں نے
اپنے عہد کو پورا کرنے میں تمہارے ساتھ کوئی کمی نہیں کی اور
نہ تمہارے خلاف کسی کی مدد کی، تو ایسے لوگوں کے ساتھ تم بھی
مدت معاہدہ تک وفا کرو کیونکہ اللہ متقیوں ہی کو پسند کرتا ہے

محمد اقبال

اِلَّا الَّذِيۡنَ عٰهَدۡتُّمۡ مِّنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ثُمَّ لَمۡ يَنۡقُصُوۡكُمۡ شَيۡـًٔا
وَّلَمۡ يُظَاهِرُوۡا عَلَيۡكُمۡ اَحَدًا فَاَتِمُّوۡۤا اِلَيۡهِمۡ عَهۡدَهُمۡ اِلٰى
مُدَّتِهِمۡ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُتَّقِيۡنَ ۴

(But the treaties are) not dissolved with those Pagans with whom you have entered into alliance and who have not subsequently failed you in aught, nor aided any one against you. So fulfil your engagements with them to the end of their term: for Allah loves the righteous.

إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدتُّم مِّنَ الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ لَمْ يَنقُصُوكُمْ شَيْئًا وَلَمْ يُظَاهِرُوا عَلَيْكُمْ

- عرب کے جن قبیلوں نے معاہدے کیے لیکن اس کی پابندی کبھی نہ کی اور وہ قبیلے جو مسلمانوں کے ساتھ کسی معاہدے میں شریک نہیں تھے۔ ان سب کو چار مہینے کی مہلت دی گئی کہ وہ عرب میں چل پھر لیں اپنے معاملات درست کرلیں اور آئندہ کے لیے کسی فیصلے تک پہنچ جائیں
- وہ قبائل جنھوں نے نبی کریم ﷺ سے معاہدے کیے اور پھر نہ تو انھیں توڑا اور نہ کبھی مسلمانوں کے کسی دشمن کی درپردہ مدد کی۔ وہ مکمل طور پر غیر جانبدار رہے اور ہمیشہ معاہدے کی پاسداری کی۔ ان کے بارے میں حکم دیا جارہا ہے کہ ان کے معاہدوں کی مدت پوری کی جائے
- معاہدے کی پابندی کرنے والوں سے مراد بنو ضمرہ اور بنو مدلج کے قبائل تھے
- اس مدت کے بعد ان کے لیئے کیا حکم ؟

إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدتُّم مِّنَ الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ لَمْ يَنقُصُوكُمْ شَيْئًا وَلَمْ يُظَاهِرُوا عَلَيْكُمْ

- اس مدت کے گزرنے کے بعد ان کے لئے بھی وہی حکم تھا جو باقی عربوں کے لیے تھا کیونکہ ان کے ساتھ جو معاہدات کیے گئے تھے وہ اس لیے تھے تاکہ اسلام کی دعوت کے لیے آسانیاں پیدا ہوں اور لوگوں کو اللہ کے دین کی طرف بلانا کسی رکاوٹ کے بغیر ممکن ہو۔ لیکن جب دعوت الی اللہ سے آگے بڑھ کر غلبہ دین اور اسلامی انقلاب کے برپا ہونے کا وقت آگیا تو ان معاہدات کی ضرورت ختم ہو گئی۔
- اسلام کے معاملے میں ان پر اسی طرح اتمام حجت ہو چکا جس طرح دوسرے قبائل پر۔ لیکن معاہدے کے پاسداری ضروری
- اسلام نے معاہد قوم کے جان و مال کی حفاظت کی ضمانت دی ہے اور دغا بازی کو حرام قرار دیا ہے

اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْـًٔا وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ

- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهَدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامً "

- سیدنا عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کسی ایسے کافر کو قتل کیا جس سے معاہدہ ہو گیا ہو تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا، حالانکہ اس کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے آتی ہے۔ [بخاری، كتاب الديات، باب إثم من قتل ذميا بغير جرم : ٦٩١٤]

إِلَّا الَّذِينَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوكُمْ شَيْئًا وَّلَمْ يُظَاهِرُوا عَلَيْكُمْ

- عَنْ أَنَسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَحَدُهُمَا يُنْصَبُ وَقَالَ الْآخَرُ يُرَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ (بخاري)

- سیدنا انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ہر دغا باز کے لیے ایک جھنڈا ہوگا، جسے (اس کے پیچھے) نصب کیا جائے گا، یا (فرمایا) قیامت کے دن اسے دکھایا جائے گا (یعنی سب لوگ اسے دیکھیں گے)، جس سے پہچان لیا جائے گا (کہ یہ بندہ دغا باز تھا)۔

[بخاری، كتاب الجزية : باب إثم الغادر للبر والفاجر ٣١٨٦، ٣١٨٧-، مسلم، كتاب الجهاد، باب تحريم الغدر : ١٧٣٧]

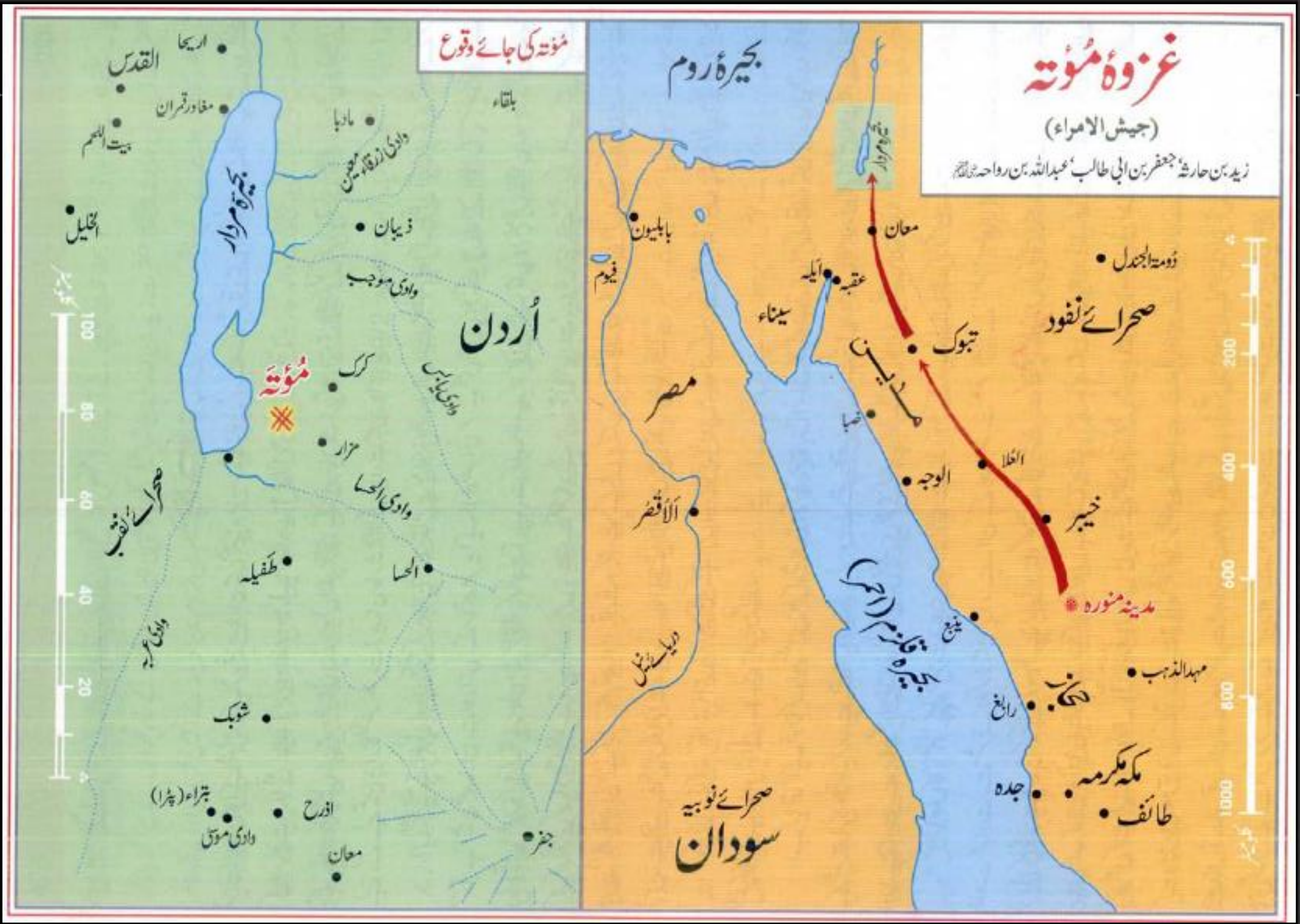

غزوۂ مُوتہ
(جیش الامراء)
زید بن حارثہ، جعفر بن ابی طالب، عبداللہ بن رواحہ
مُوتہ کی جائے وقوع
بحیرۂ روم
بحیرۂ مردار
اُردن
مُوتہ
القدس
اریحا
مغاور قمران
بیت اللحم
الخلیل
بلقاء
مادبا
ذیبان
وادی موجب
وادی الحسا
کرک
عزار
طفیلہ
الحسا
شوبک
اذرح
بتراء (پٹرا)
وادی موسیٰ
معان
جفر
بابلیون
فیوم
مصر
الاقصر
سیناء
عقبہ
ایلہ
معان
تبوک
صحرائے نفود
دومۃ الجندل
مدین
ضبا
الوجہ
العلا
خیبر
مدینہ منورہ
ینبع
بحیرۂ قلزم (احمر)
مہد الذہب
رابغ
حجاز
مکہ مکرمہ
جدہ
طائف
صحرائے نوبیہ
سوڈان

(اطلس القران)

غزوہ تبوک
(اطلس القران)

غزوہ تبوک (غزوۃ العُسرہ) (رجب ۹ھ)

﴿لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ...﴾ "البتہ تحقیق توجہ فرمائی اللہ نے اوپر نبی اور مہاجرین اور انصار کے، وہ (مہاجرین وانصار) کہ جنہوں نے اتباع کیا آپ کا تنگی کی گھڑی میں" [التوبہ: 117/9]

﴿وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا﴾ "اور (توجہ فرمائی اللہ نے) اوپر ان تین شخصوں کے، جو چھوڑ دیے گئے تھے (حکم الٰہی کے انتظار میں)" [التوبہ: 118/9]

﴿تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ﴾ "تو وہ لوٹے جبکہ ان کی آنکھیں بہتی تھیں آنسوؤں سے اس غم سے کہ نہیں پاتے وہ جو وہ خرچ کریں" [التوبہ: 92/9]

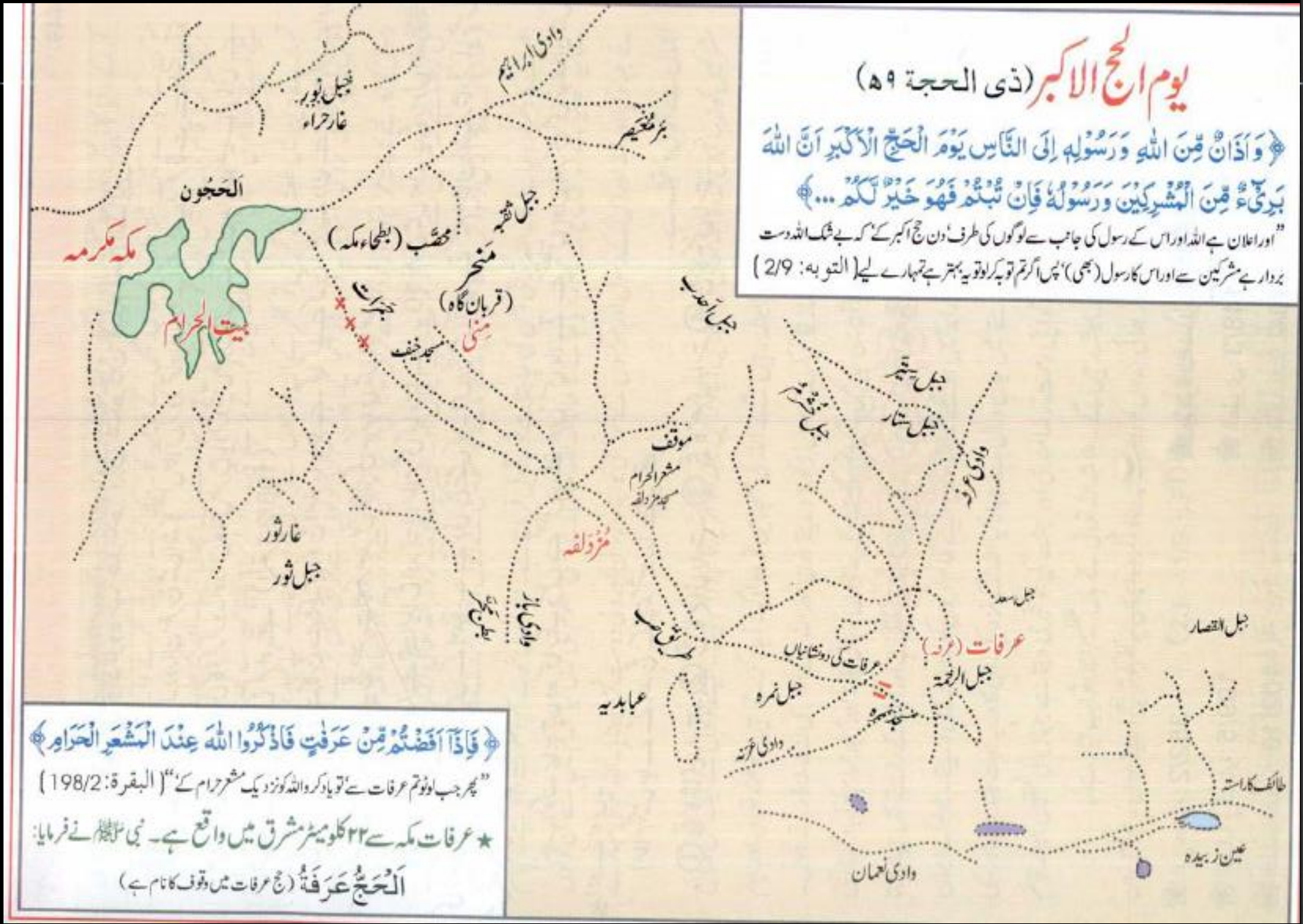

یوم الحج الاکبر (ذی الحجة ۹ھ)

﴿ وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖۤ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَرَسُوْلُهٗ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ...﴾

"اور اعلان ہے اللہ اور اس کے رسول کی جانب سے لوگوں کی طرف دن حج اکبر کے کہ بے شک اللہ دست بردار ہے مشرکین سے اور اس کا رسول (بھی) پس اگر تم توبہ کرلو تو یہ بہتر ہے تمہارے لیے" [التوبہ: 2/9]

﴿ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ﴾

"پھر جب لوٹو تم عرفات سے تو یاد کرو اللہ کو نزدیک مشعر حرام کے" [البقرۃ: 198/2]

★ عرفات مکہ سے ۲۲ کلومیٹر مشرق میں واقع ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

اَلْحَجُّ عَرَفَةُ (حج عرفات میں وقوف کا نام ہے)

(اطلس القران)